© rasailojaraid.com

غور کر سکتے ہیں لیکن ٹی وی کی امامت میں نماز کی گنجایش نظر نہیں آتی۔(ڈاکٹر انیس احمد)

روزہ اور اوقات اذانِ فجر

س: ہمارے ہاں کی فجر کی اذان مقررہ وقت (جو دائمی کیلنڈر میں دیا گیا ہے) سے شروع ہو کر تقریباً آدھ گھنٹہ تک جاری رہتی ہے۔ بعض مساجد میں تو مستقلاً یہ وقت مقررہ سے آدھ گھنٹہ بعد ہی ہوتی ہے۔ اس سے ذہن میں اُلجھن پیدا ہوتی ہے:

۱- کیا فجر کے اوقات میں واقعی اتنی گنجایش ہے؟ اگر یہ گنجایش درست ہے تو پھر رمضان میں اذانیں ایک ہی وقت پر کیوں ہوتی ہیں؟

۲- کیا پہلی اذان کے بعد فجر کی نماز پڑھ لینا درست ہے یا کچھ تاخیر سے پڑھنی چاہیے؟

۳- خیط الابیض اور خیط الاسود سے کیا یہ مراد ہے کہ ہم دو دھاگے لے کر صحن میں نکلیں، اور اس سے ختم سحری کا تعیّن خود کریں یا اس سے کچھ اور مراد ہے؟

۴- کیا درج بالا رویہ (اوقات میں تغیّر) دین میں آسانی (یسر) کے مترادف ہے؟ اگر ایسا نہیں تو پھر یسر سے کیا مراد ہے؟

ج: صبح کی نماز طلوعِ فجر سے لے کر طلوعِ شمس سے پہلے تک ادا کی جاسکتی ہے۔ اذان کے لیے بہتر تو یہ ہے کہ عین طلوعِ فجر کے متصل بعد دی جائے لیکن یہاں اس کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اس لیے روزے کے لیے اذان کو بنیاد بنانا صحیح نہیں ہے۔ جس نے روزہ رکھنا ہو وہ طلوعِ فجر اور غروبِ شمس کا کیلنڈر اپنے پاس رکھے اور اس کی بنیاد پر روزہ رکھنے اور افطار کرنے کو معمول بنائے۔ عام طور پر نمازوں کے اوقات کا دائمی کیلنڈر بھی شائع ہوتا ہے اور مساجد میں اسے آویزاں کیا جاتا ہے۔ ایسا کیلنڈر گھروں میں بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ آپ کے پاس جو کیلنڈر ہے اس میں صبح کے طلوع اور سورج کے غروب کے اوقات مقررہ کا اندراج ہے تو آپ اس کیلنڈر کے مطابق روزہ رکھیں اور اس کے مطابق افطار کریں۔

صبح کی اذان میں ۳۰، ۳۵ منٹ تاخیر کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔ اولیٰ یہ ہے کہ صبح صادق کے متصل بعد مقررہ وقت پر اذان دی جائے۔ یسر کے پہلو کے تحت اذان میں پانچ دس منٹ

© rasailojaraid.com